



Aghaaz Info Media System (AIMS)

<https://aghaaz.ca>

<https://www.youtube.com/@aghaaz>

<https://www.tiktok.com/@aghaazinfo>

<https://x.com/AghaazInfo> | <https://www.facebook.com/AghaazInfoMedia>

<https://www.instagram.com/aghaazinfomedia/>

<https://www.linkedin.com/company/aghaazmedia/>

ID: 21-25/AIMS
December 20, 2025

فکر و نظر

ٹرمپ کی غزہ امن حکمت عملی کی حقیقت: اسرائیلی بالادستی کو مستحکم کرنے کی ایک سوچی سمجھی
چال جو فلسطینی حقوق کو دفن کر دیتی ہے

ڈاکٹر طاہر انزیر۔ محقق، مصنف، مدیر اور معلم۔

Taha Nazir PhD, Researcher, Writer, Worker and Media Professional. <https://tahanazir.com/>

Running title: Gaza conflict, Hamas attack, Israel response, Trump Gaza plan

Keywords: OIC response, US foreign policy, Middle East diplomacy

Correspondence: Taha Nazir PhD, Researcher, Worker, and Journalist. Thomson Reuters - ID N-5730-2015 | ORCID ID - orcid.org/0000-0002-5308-6798 | <https://tahanazir.com>

Conflict of interest: Author accepts all potential conflict of interest.

Funding: The authors received no direct funding.

Ethics approval: No ethical approval needed for this work.

Consent for publication: Author is agreed to publish this article.

اسرائیلی ہلاک ہوئے 1,200 جس میں کیبٹن بیری اور سڈروٹ جیسی کمیونٹیز کو نشانہ بنایا گیا،— کو جنوبی اسرائیل پر حملے 2023 اکتوبر 7 حماس کی سے زائد فلسطینی جانوں کا ضیاع 42,000 اور اسرائیل کی غزہ میں جوابی کارروائی، جو غزہ ہیلتھ منسٹری کے مطابق— یرغمالی اغوا کیے گئے 251 اور کووائٹ ہاؤس میں اسرائیلی وزیر 2025 ستمبر 29 اور بنیادی ڈھانچے کی تباہی کا سبب بنی، کے پر تشدد بعد کے حالات میں، امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کا اعظم بنیامین نیتن یاہو کے ساتھ مل کر پیش کیا گیا غزہ امن پلان ایک حل کی روشنی کی طرح نظر آیا۔ بظاہر یہ پلان جنگ بندی کو یقینی بنانے، یرغمالوں کی

جو امریکی ایلیٹی سٹیوٹوٹوف کے — ملین سنی فلسطینی آبادی کی بحالی کے لیے تیار کیا گیا تھا، لیکن اس کی حقیقی نیت 2.3 رہائی کو آسان بنانے، اور غزہ کی ایک پیچیدہ چال ہے — نکاتی حتمی متن کے احتیاط سے موازنہ سے ظاہر ہوتی ہے 20 نکاتی مسودے اور وائٹ ہاؤس کے 21 کے 2025 ستمبر 27 جو فلسطینی خود مختاری کو کمزور کرتے ہوئے اسرائیل کی اسٹریٹجک بالادستی کو مضبوط بناتی ہے۔ نیتن یاہو کی نظر ثانیوں سے تشکیل پانے والے یہ تبدیلیاں، ستمبر کو وٹکوف اور ٹرمپ کے داماد جیریڈ کشنر کے ساتھ چھ گھنٹے کی بات چیت کے دوران ہوئیں، اکیسوس اور ٹائمز آف اسرائیل کی تصدیق سے نہ 28 جو کی نازک اتحاد کو بھی توڑتی ہیں۔ مزید (OIC) ملکی تنظیم اسلامی تعاون 57 رکنی عرب لیگ اور 22 صرف فلسطینی امتگوں کو کمزور کرتی ہیں بلکہ کی طرح ہے، جو ناقدین کے مطابق اسرائیل کی جانب شدید جھکاؤ رکھتی تھی اور "ڈیل آف دی سنچری" کی 2020 برآں، یہ پلان ٹرمپ کی فلسطینیوں کی طرف سے مسترد کردی گئی تھی، جیسا کہ الجزیرہ کی رپورٹ میں بیان کیا گیا ہے کہ یہ پچھلی صدی کی ناکام ڈیلوں سے ملتی جلتی ہے۔ اس طرح کی غزہ جنگ میں 2014 کے کیپ ڈیوڈ سٹ کی ناکامی نے ثابت کیا، جس کے بعد 2000 کی ڈیلوں نے تاریخی طور پر تشدد کو ہوا دی ہے، جیسا کہ اسرائیلی ہلاک ہوئے۔ 73 فلسطینی اور 2,200

وٹکوف کا ابتدائی فریم ورک ایک متوازن اور قابل مذاکرہ راستہ پیش کرتا تھا، جو فلسطینی ریاست کی تشکیل پر مبہم رہنے کے باوجود عرب ممالک کو بات چیت کی امید دلاتا تھا۔ قاہرہ میں قطری وزیراعظم شیخ محمد بن عبدالرحمن آل ثانی اور مصری وزیر خارجہ بدر عبدالعتی کے ساتھ بالواسطہ بات چیت کے زندہ بچ جانے والے اسرائیلی 101 نکاتی مسودے نے بظاہر ایک متوازن مذاکراتی فریم ورک پیش کیا۔ اس میں 21 ذریعے تیار کیے گئے وٹکوف کے (1987–1993) گھنٹوں میں رہا کرنے کا حکم دیا گیا، جو اسرائیل کی طرف سے پہلی 48 کو — بچے اور بزرگ شامل ہیں 29 جن میں — یرغمالوں فلسطینی قیدیوں کی رہائی کے ساتھ جوڑا گیا۔ مسودے میں غزہ سٹی اور خان 250 انتفاضہ میں کردار ادا کرنے والے (2000–2005) اور دوسری مضبوط 20,000 بیانات میں تجویز کردہ OIC کی مرحلہ وار واپسی کا خاکہ پیش کیا گیا، جس کی نگرانی (IDF) یونس سے اسرائیلی دفاعی فورسز 700,000 جو — کی ضم کرنے کو واضح طور پر مسترد کیا C انڈونیشیائی قیادت والی بین الاقوامی فورس کرے گی۔ اس نے ویسٹ بینک کے ایریا 1993 ملین ڈالر کی امریکی قیادت والی امداد کا وعدہ کیا، جو 50 اور غزہ کی تعمیر نو کے لیے — ملین فلسطینیوں کا گھر ہے 3.2 یہودی آبادکاروں اور کے اوسلو معاہدوں کی اقتصادی انضمام کی روح کی بازگشت ہے۔ حماس کے ارکان کے لیے امن کی پابندی کرنے پر معافی نے گروپ کی مسلم برادری کی کے صدر محمود عباس کو امید دلاتی ہے، جن کی فتح جماعت رملہ سے ویسٹ (PA) سے غزہ کی حکمرانی کو تسلیم کیا، جو فلسطینی اتھارٹی 2007 جڑوں اور کی سرحدوں کے ساتھ فلسطینی ریاست کے لیے ٹائم لائنز پر مبہم تھا، لیکن مسودہ سعودی عرب اور اردن جیسے 1967 بینک کو کنٹرول کرتی ہے۔ اگرچہ ریزولوشن UN عرب ممالک کی طرف سے قابل مذاکرہ سمجھا گیا، جو بات چیت کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔ اسے مزید تقویت دینے کے لیے، یہ پلان کی جنگ کے بعد قبضے والے علاقوں سے واپسی کا مطالبہ کرتی ہے، اور فلسطینیوں کی خود مختاری کو برقرار رکھنے 1967 کی روح کے مطابق ہے، جو 242 کی منطقی دلیل پیش کرتی ہے کہ بغیر اس کے کوئی بھی امن پلان ناکام ہو جائے گا، جیسا کہ پچھلی ڈیلوں میں دیکھا گیا۔

نیتن یاہو کی ترامیم نے پلان کے توازن کو مکمل طور پر ختم کر دیا، جو فلسطینی خود مختاری کو نظر انداز کرتے ہوئے اسرائیلی کنٹرول کو غیر معینہ مدت تک قائم کو وائٹ ہاؤس کے روز ویلٹ روم میں، نیتن یاہو نے اپنی لیکوڈ پارٹی کی علاقائی رعایتوں 2025 ستمبر 28 رکھنے کی حکمت عملی کو تقویت بخشی تھیں۔ نکاتی 20 ستمبر کی پریس ریلیز کے مطابق حتمی 29 کے خلاف سخت موقف کا فائدہ اٹھاتے ہوئے مسودے کو بنیادی طور پر تبدیل کر دیا۔ وائٹ ہاؤس کی

پر مشروط کرتا ہے کہ دہشت گرد خطرات ختم ہو گئے ہیں، جو غزہ کے فلاحی کوریڈور کے ساتھ "یکطرفہ تشخیص" کی واپسی کو اسرائیل کی IDF پلان کی غزہ کی واپسی کی 2005 کلومیٹر کی پٹی جو رنچ پر مصر کی سرحد سے ملحق ہے۔ یہ 14 یہ — کو ادارہ جاتی بناتا ہے "سیکورٹی پریمر" ایک غیر معینہ کے اصول سے مطابقت "مکمل فتح" عکاسی کرتی ہے، جہاں اسرائیل نے زمینی فورسز واپس لیں لیکن بحری اور فضائی غلبہ برقرار رکھا، جو نیتن یاہو کی کی شمولیت کو ایک PA وکوف کی : کے بعد کنیسٹ کی تقریروں میں بیان کی گئی۔ حکمرانی کی دفعات کو ختم کر دیا گیا 2023 رکھتی ہے جو اکتوبر، اور عرب نمائندے شامل ہیں لیکن EU جس میں امریکہ، — سے تبدیل کر دیا گیا جو ایک بین الاقوامی بورڈ کے تحت ہے "ٹیکنو کریٹک کمیٹی" مضبوط عز الدین القسام بریگیڈ زدو نوں کو کنارے کر دیتی ہے۔ یرغمالوں کی 30,000 اور حماس کی PA جو رملہ کی — اسرائیل کو ویٹو پاور دیتی ہے زندہ اسرائیلی قیدیوں کے لیے فوری فوائد حاصل 97 گھنٹے کی ڈیڈ لائنز کے ساتھ سخت کر دیا گیا تاکہ خان یونس کی سرنگوں میں رکھے گئے 72 رہائی کو کیے جائیں، جبکہ فلسطینی قیدیوں کی رہائی کو حماس کی غیر مسلحیت سے جوڑ دیا گیا، جو اسرائیلی انٹیلی جنس سے تصدیق شدہ ہے۔

یہ حماس کی یکطرفہ ہتھیار ڈالنے کا : یہ ترامیم، جو نیتن یاہو کی سفارتی لیوریج اور امریکی مطابقت سے چلتی ہیں، پلان کی عدم مساوات کو بے نقاب کرتی ہیں 3.2 یہودی آباد کار 220,000 مطالبہ کرتی ہے بغیر اسرائیلی وعدوں کے، جیسا کہ حبرون یا مشرقی یروشلم میں آباد کاری کی توسیع کو روکنا، جہاں بلین ڈالر مختص 10 ملین فلسطینیوں کے درمیان رہتے ہیں۔ ویسٹ بینک کی ضم کرنے کو مسترد کرنے اور دیرالبلاح میں پانی کی ڈسٹریبیوشن کے لیے کی غزہ 2014 جس کے بعد — کے کیمپ ڈیوڈ سمٹ کی ناکامی نے اسی طرح کی عدم توازن پر ثابت کیا 2000 کرنے کے وعدے سطحی ہیں، جیسا کہ کی ڈیل آف دی سنچری کی طرح ہے، جو کارٹنگ اینڈ اوٹمنٹ کے مطابق صدارتی تکبر، گھریلو سیاست 2020 جنگ ہوئی۔ مزید برآں، یہ پلان ٹرمپ کی اور پرو اسرائیلی جھکاؤ کی فتح تھی، جو سنگین امن سازی کی کسی بھی وابستگی پر غالب آئی۔ ایک تجربہ کار مذاکراتی کار کے مطابق، یہ سب سے خطرناک پلان تھا جو کبھی دیکھا گیا، کیونکہ یہ فلسطینی ریاست کو محدود کرتا ہے اور اسرائیل کو علاقائی فوائد دیتا ہے۔

علاقائی رد عمل نے عرب اور مسلم دنیا کی گہری تقسیموں کو بے نقاب کر دیا، جو بین عرب اور اسلامی یکجہتی کو کمزور کرتے ہوئے مستقبل کے تنازعات کی UAE، قطر، اردن، — ممالک OIC کو، آٹھ 2025 بنیاد رکھتا تھا۔ علاقائی رد عمل نے عرب اور مسلم دنیا کی عارضی اتحاد کو توڑ دیا۔ یکم اکتوبر کی "ذمہ دارانہ جانچ" کے وزرائے خارجہ نے قاہرہ میں ایک مشترکہ بیان جاری کیا جو حماس کی — انڈونیشیا، ملائیشیا، ترکی، سعودی عرب، اور مصر ملین فلسطینیوں کی نقل مکانی 1.9 سے 2023 کا مطالبہ کرتا ہے، جو اکتوبر "کوئی جبری نقل مکانی" اور "مکمل اسرائیلی واپسی" حمایت کرتا ہے لیکن بلین ڈالر کی امداد فراہم کی ہے، اور مصر کے عبد العتی نے اسرائیل کی 1.8 سے غزہ کو 2012 کو دیکھتے ہوئے اہم ہے۔ قطر کے شیخ محمد، جنہوں نے اسرائیل معاہدے کے - کے مصر 1979 پر مابوسی کا اظہار کیا، جیسا کہ لی مونڈ میں ہے، جو سیکورٹی پریمر کے فلسطینی زمین پر "غالب اثر و رسوخ" 500,000 جو — ڈیمیلیٹرائزڈ سینائی ماڈل کی نقل کرنے سے خوفزدہ ہیں۔ اردن کے بادشاہ عبد اللہ دوم، مشرقی یروشلم کی الاقصی مسجد کے نگران کی وارننگ دی۔ ترکی کے "علاقائی آگ" کی چھ روزہ جنگ کی نقل مکانیوں جیسی 1967 نے عمان میں — فلسطینی رہائشیوں کے لیے مقدس ہے قرار دیا، جبکہ سعودی ولی عہد محمد بن "اسرائیلی سازش - امریکی" صدر رجب طیب اردگان، حماس کے آواز اٹھانے والے حامی، نے انقرہ میں پلان کو کی ڈیل آف دی سنچری کی طرح ہے، جو فلسطینی قیادت نے مسترد کر دی 2020 سلمان کی ریاض میں خاموشی نے ضمنی اختلاف کا اشارہ دیا۔ یہ رد عمل

تھی اور گلیوں میں غداروں کی سمجھا گیا تھا، جیسا کہ سیکٹریٹ میں بیان کیا گیا۔ اس نے عرب ممالک میں تبدیلی کا اشارہ کیا، لیکن فلسطینیوں کی طرف سے مکمل انکار نے امن کی کوششوں کو کمزور کیا۔

پاکستان کی ابہام پر مبنی پوزیشن نے امریکی دباؤ کے تحت مسلم دنیا کی وسیع تر دراڑوں کو واضح طور پر اجاگر کیا، جو علاقائی سیاست کی پیچیدگیوں کو ظاہر کرتی کو اول آفس کی میٹنگ میں وزیراعظم شہباز شریف اور فیلڈ مارشل 2025 ستمبر 26 تھی۔ پاکستان کا موقف ان تناؤ کو بڑھاتا ہے۔ ٹرمپ نے کی تعریف کی، جیسا کہ "حمایت 100%" کی — پاکستان سرحدی جھڑپوں کے درمیان ترقی پائے۔ میں ہندوستان 2025 جو اگست — عاصم منیر ترمیم کے ساتھ صف بندی کی وضاحت کی، پلان کو OIC فاکس نیوز پر نشر ہوا۔ پھر بھی، یکم اکتوبر کو اسلام آباد میں وزیر خارجہ اسحاق ڈار نے پاکستان کی مضبوط پاکستان تحریک انصاف 5,000 مسترد کرتے ہوئے جب تک یہ رنچ کی بدو کیونٹیر کو بلا روک ٹوک امداد کو یقینی نہ بنائے۔ اس نے لاہور میں بلین ڈالر کے 4 کی مذمت کرتے ہیں، جیسا کہ جیرو سلیم پوسٹ میں رپورٹ کیا گیا۔ پاکستان کا موقف، جو "صیہونی تسلیم" کے احتجاج کو جنم دیا، جو — کے ابراہیم لیکورڈز کے بعد 2020 — UAE نیل آؤٹ اور خفیہ سعودی معاہدوں سے تشکیل پاتا ہے، امریکہ کی سنی طاقتوں جیسا کہ IMF کی یوم کپور جنگ میں بننے والے پن اسلامی اتحاد 1973 کو اسرائیل کی بالادستی کو معمول پر لانے کے لیے استعمال کرنے کی کوششوں کو ظاہر کرتا ہے، جو نے ٹرمپ کے پلان میں تبدیلیوں پر اعتراض کیا، اور پھر بھی FM کو کمزور کرتا ہے۔ مزید حال ہی میں، الجزیرہ کی رپورٹ کے مطابق، پاکستان کے میں غزہ کے لیے سات نکاتی پلان بھی پیش OIC شہباز نے اس کی تعریف کی، جو امریکی دباؤ کے تحت نازک توازن کو دکھاتا ہے۔ پاکستان نے PM کیا، جو اسرائیل کی جنگ کو ختم کرنے کا مطالبہ کرتا ہے۔ یہ ابہام فلسطینیوں کی حمایت کی تاریخی پوزیشن کو برقرار رکھتے ہوئے، جو دوریاستی حل کی حمایت کرتی ہے اور اسرائیل کو تسلیم نہیں کرے گی جب تک فلسطینی ریاست قائم نہ ہو۔

ٹرمپ کے پلان کی دو غلطیوں نے دیرپا عدم استحکام کی بنیاد رکھی، جو فلسطینی امنگوں کو دفن کرتے ہوئے علاقائی امن کی امکانات کو شدید خطرے میں قرار دیا، طاقت کی منطق "تاریخی موڑ" فلسطینیوں کی نقل مکانی سے 750,000 کی نکتہ کی 1948 ڈالتی تھی۔ ٹرمپ کا غزہ پلان، جو نیتن یاہو نے نکاتی حکم سے تبدیل کر دیا گیا جو غزہ 20 نکاتی مسودہ، جو دوحہ کی ثالثی بات چیت کے لیے قابل عمل تھا، کو ایک 21 وٹکوف کا: کو بے نقاب کرتا ہے ممالک کی محتاط توثیق اس دو غلطیوں OIC اکتوبر کا ممکنہ انکار کا اشارہ اور آٹھ 5 مربع کلومیٹر پر اسرائیلی کنٹرول کو جائز قرار دیتا ہے۔ حماس کا 365 کے ذریعے تصور کیے گئے دوریاستی حل (1967) 242 ریزولوشن UN کی تصدیق کرتی ہے، جو نہ صرف فلسطینی خود مختاری کو دفن کرتی ہے بلکہ کو خطرے میں ڈالتی ہے۔ جنین کے پناہ گزین کیمپوں سے بیت لایہا کی محاصرہ شدہ گلیوں تک، فلسطینی وقار کا احترام کرنے والا ایک منصفانہ فریم ورک اکتوبر کا تشدد کا چکر لیونٹ کو دوبارہ نکل جائے گا۔ اس پلان کی ناکامی کی پیش گوئی پروفیسر جان میر شائمر جیسے ماہرین نے کی ہے، جو 7 ضروری ہے، ورنہ کہتے ہیں کہ یہ حقیقت پسندانہ نہیں ہے اور علاقائی استحکام کو کمزور کرے گا۔ مزید برآں، فارن افیئرز میں بیان کیا گیا کہ ٹرمپ کی سخت گیند کی سفارت کاری کی حدود ہیں، جو رد عمل کا خطرہ پیدا کرتی ہے اور امریکی غلبے کو چیلنج کرتی ہے۔

Reference:

- 1 Jazeera. (2025). *Gaza conflict and US diplomatic plan analysis*.
<https://www.aljazeera.com>
- BBC News. (2025). *Israel-Gaza conflict and humanitarian crisis*.
<https://www.bbc.com/news>
- Human Rights Watch. (2024). *Civilian casualties in Gaza and international response*.
<https://www.hrw.org/world-report/2024>
- Dawn News. (2025). *Trump's Gaza peace plan and regional reactions*.
<https://www.dawn.com>
- International Crisis Group. (2025). *Middle East diplomacy and Gaza conflict analysis*.
<https://www.crisisgroup.org/middle-east-north-africa>
- The Express Tribune. (2025). *Israel-Hamas conflict and hostage situation*.
<https://tribune.com.pk>
- United Nations Office for the Coordination of Humanitarian Affairs. (2025). *Gaza humanitarian update*.
<https://www.ocha.org>
- Reuters. (2025). *US and Israel strategic moves in Gaza plan*.
<https://www.reuters.com>
- Carnegie Endowment. (2025). *Trump's Deal of the Century and regional impact*.
<https://carnegieendowment.org>
- Foreign Affairs. (2025). *Gaza peace negotiations and US diplomacy challenges*.
<https://www.foreignaffairs.com>



ادارتی بیان (Editorial Statement)

یہ ایک تحقیقی نوعیت کا مسودہ ہے جو سائنسی انداز میں مرتب اور منظم کیا گیا ہے۔ موجودہ اور مستند معلومات تک رسائی کے لیے جدید اے آئی ٹولز استعمال کیے گئے ہیں۔ ڈیجیٹل آرکائیوز، کتابیات کے ذخائر، آن لائن لائبریریاں، تحقیقی مضامین، علمی محزون اور دائرۃ المعارف بھی اس تحقیق میں بطور ذریعہ استعمال ہوئے ہیں۔

پری پرنٹ نوٹس (Preprint Notice)

یہ مسودہ علمی گفتگو کے فروغ کے لیے زینودو، ایس ایس آر این اور ریسرچ اسکوائر جیسے پلٹ فارمز پر بطور اشتاتی معائنہ کاری پری پرنٹ شیئر کیا گیا ہے۔ مواد تحقیق پر مبنی ہے اور عوامی سطح پر دستیاب و قابل تصدیق ذرائع سے ترتیب دیا گیا ہے۔ قارئین سے گزارش ہے کہ اس مسودے کو ابتدائی نوعیت کا سمجھیں، جو ضرورت کے مطابق نظر ثانی کے عمل سے گزر سکتا ہے۔

پری پرنٹ نوٹس (Disclaimer)

یہ اشتاتی جانکاری کے بغیر مقالہ عمومی علمی مباحثے کے لیے شیئر کیا جا رہا ہے۔ تحریر کی وضاحت اور تدوین میں اے آئی ٹولز سے معاونت حاصل کی گئی ہے۔ قارئین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ معلومات کا خود بھی جائزہ لیں اور آزادانہ طور پر تصدیق کریں۔ آپ اپنی رائے کا اظہار کر سکتے ہیں۔





© 2025 Aghaaz Info Media System (AIMS). This publication is released under the Creative Commons Attribution (CC BY 4.0) license. You are permitted to: Share: Copy and redistribute the material in any medium or format. Adapt: Remix, transform, and build upon the material for any purpose, including commercial use. These freedoms cannot be revoked if the licensing terms are followed.
License Terms: Attribution: You must provide appropriate credit to *Aghaaz Info Media System (AIMS)*, include a link to the CC BY 4.0 license, and indicate if any changes were made. Attribution must be given in a reasonable manner that does not imply endorsement by AIMS. No Additional Restrictions: You may not apply legal terms or technological measures that restrict others from exercising the permissions granted by this license.

For full license details, please refer to the Creative Commons Attribution 4.0 International License (CC BY 4.0).
